میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور دشمنوں کے مقابلہ میں سخت ہوتے ہیں۔ (۳۱) اللہ کی راہ میں جان تک لڑا دیتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کرتے ہیں ۵/۵۴۔ (۳۲) برائی کا مقابلہ برائی سے نہیں کرتے بلکہ اس کا مقابلہ بھلائی سے کرتے ہیں ۱۳/۲۲ یہ کردار کا اونچا درجہ ہے اگر انسان اتنا نہ کر سکے یا کرنا مناسب نہ ہو تو دونوں صورتوں میں شرعی حدود کے اندر برابر سرابر بدلہ لینے کی اجازت ہے ۴۲/۴۰۔ (۳۳) ان کے دلوں کو اللہ کی یاد سے اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے ۱۳/۲۸۔ (۳۴) قول اور عمل سے جھوٹی شہادت نہیں دیتے ہیں ۲۵/۷۲۔ (۳۵) جب لغو اور نکمی باتوں پر ان کا گذر ہوتا ہے تو شریفوں کی طرح گذر جاتے ہیں ۲۵/۷۲ (۳۶) بدکاری کا ارتکاب نہیں کرتے ہیں ۲۵/۶۸۔ (۳۷) بے حیائی اور بری باتوں سے الگ رہتے ہیں ۴۲/۳۷۔ (۳۸) فتنہ و فساد نہیں پھیلاتے ہیں ۱۱/۸۵۔ (۳۹) نیکیوں اور بھلائیوں کی نشر و اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۲۳/۶۱۔ (۴۰) ناپ اور تول میں کمی نہیں کرتے ہیں ۱۱/۸۵ (۴۱) ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے پاتے ہیں ۴۲/۳۸۔ (۴۲) زندگی کے تمام معاملات میں ایمان و اسلام کی روح سرایت کی ہوئی ہوتی ہے ۲/۲۰۸۔

قرآنی انقلاب سے دل میں تبدیلی ہوتی ہے اور دوسرے انقلاب صرف ذہنیت بدلتے ہیں

ان چند اوصاف سے مؤمنین کی ذہنی و اخلاقی اور قلبی حالت کا اندازہ لگانا آسان ہے اور یہ بات بھی معلوم ہو سکتی ہے کہ ایسے لوگ دنیا کے لئے کس قدر مفید ہوں گے؟ اور ان کے قیام و بقا کی کتنی مدت ہوگی؟

ان اوصاف میں بنیادی حیثیت سے جو شے زیادہ نمایاں ہے وہ قلب کی اصلاح و درستی ہے قرآنی انقلاب اور دوسرے انقلابوں میں بنیادی فرق یہ ہے کہ اول الذکر اعمال و اخلاق کے سرچشمہ (دل) کو پاک و صاف رکھتا ہے اور ثانی الذکر کی ساری جد و جہد قومی و جماعتی مفاد کی حد تک ذہنیت کی تبدیلی پر مرکوز ہوتی ہے اسی بنا پر پہلے کا فائدہ عالمگیر و ہمہ گیر ہوتا ہے اور دوسرے کا اثر محدود ہوتا ہے پہلے میں پائداری اور استواری زیادہ ہوتی ہے اور دوسرے میں یہ دونوں باتیں کمی کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔

(باقی آئندہ)